دوسری قسط

محمد زبیر کلیم

خدا کے لیے یا طاغوت کے لیے

بعدازاں کوئی باشعور آدمی اس امر کا مذاق اڑاتا ہے یا اس کو کٹواتا ہے تو وہ اس آیت کا کیوں مصداق نہیں بن سکتا؟ ﴿فلیحذر الذین یخالفون عن أمره أن تصیبهم فتنة أو یصیبهم عذاب الیم﴾۔ ''جولوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم (طریقے وسنت) کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسا کرنے سے باز رہیں، کہیں اس مخالفت کے سبب اُن پر کوئی آزمائش یا دردناک عذاب نازل نہ کر دیا جائے''۔ (النور:٦٣)

ان تین مسائل کی وضاحت کے بعد اب چلتے ہیں اُس مصنوعی عدالت کی طرف جو اس فلم (خدا کے لیے) میں اسلام کی بتائی ہوئی تعلیمات کا مذاق اڑانے اور مسلمانوں میں ایمانی غیرت کو ختم کرنے، نیز یورپی نظام اور روشن خیال کے نام پر رچائی گئی۔ اس کی کہانی اس طرح سے ہے کہ ایک لڑکا جس کا نام سرمد ہے اُس کو ایک مصنوعی ملا نے اسلامی حلیہ میں ڈھال دیا اور اُس ملا کا نام ملا طاہری رکھا گیا، اب عدالت میں ایک اور ملا کو لایا گیا جس سے وکیل کچھ مسائل پوچھتا ہے اور اُس مصنوعی ملا کو جو کچھ آتا ہے وہ اُس عدالت میں مسائل کا حل بیان کر دیتا ہے۔ اب آیئے ایسی مصنوعی عدالت کی طرف جس میں ایک مصنوعی جج، ایک مصنوعی وکیل اور ایک مصنوعی ملا کا کردار ادا کیا گیا ہے۔ اس تحریر کو ہو بہو قلمبند کیا جا رہا ہے:

مصنوعی وکیل دوسرے ملا سے: مولانا طاہری نے تو سرمد کو جو ایک ناچنے گانے والا جینز پہننے والا مغرب زدہ نوجوان تھا، اُسے اسلامی حُلیے میں ڈھال کر عاشق رسول بنا دیا؟ **مصنوعی ملا:** حلیہ، اسلامی

حلیہ اور گانا بجانا یعنی موسیقی، دونوں بہت اہم موضوع چھیڑ دیئے ہیں آپ نے، پہلے آیئے موسیقی کی طرف، دلائل کا ایک انبار ہے میرے پاس موسیقی کے حق میں، لیکن میں صرف ایک دلیل دینا چاہتا ہوں، جس کے بعد دوسری کوئی دلیل ہو ہی نہیں سکتی، آپ یہ بتایئے کہ آج تک دنیا میں پیغمبر کتنے اتارے گئے۔ **مصنوعی وکیل**: جی ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ **مصنوعی ملا**: اور ان ایک لاکھ چوبیس ہزار میں سے کتابیں کتنوں پر نازل ہوئیں؟ **مصنوعی وکیل**: جی صرف چار پر۔ **مصنوعی ملا**: گویا یہ تو طے ہو گیا کہ یہ چار باقی ایک لاکھ تئیس ہزار نو سو چھیانوے پیغمبروں سے زیادہ برگزیدہ ہیں؟ **مصنوعی وکیل**: بے شک۔ **مصنوعی ملا**: ان چاروں کو اللہ نے معجزے عطا کیئے، حضور کا سب سے بڑا معجزہ قرآن شریف، موسیٰ کو اس قابل بنایا کہ وہ لاٹھی کیساتھ دریا کے دو ٹکڑے کر دیے، عیسیٰ کو یہ طاقت دی کہ وہ مردے کو دوبارہ زندہ کر دے، اور داؤد کو کیا دیا؟ موسیقی، ایسی سریلی آواز راگوں اور سازوں پر اتنا عبور کہ سُر لگائیں تو پہاڑ ساتھ گانے لگیں، دنیا جہان کے پرندے مدہوش ہو کر آواز کی جانب کھچے چلے آئیں، زبور اُٹھا کر دیکھیئے یہ تک لکھا ہے کہ کن راگوں سے اور کن سازوں پہ گا کے حضرت داؤد والسلاۃ والسلام نے خدا کی حمد و ثنا کی، کیا یہ ممکن ہے کہ خداوند کریم اپنی تعریف سننے کے لیے ایک حرام چیز کا انتخاب کریں، اور اپنے ایک برگزیدہ پیغمبر کو حرام چیز کو معجزے میں دیں، کیا یہ ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ موسیقی کو حرام بھی سمجھیں اور حضرت عائشہؓ یہ بھی پوچھیں کہ برات جس قبیلے میں گئی ہے وہ انصار ہیں، اور انصار موسیقی کے بہت رسیا ہوتے ہیں کیا تم نے برات کیساتھ کچھ گانے والیاں بھی بھیجی ہیں یا نہیں؟ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ موسیقی کو حرام بھی سمجھیں اور ابو موسیٰ الاشعری کی قرت (قراءت) سے خوش ہو کر اُس سے یہ بھی کہیں کہ لگتا ہے کہ تمہارے گلے میں داؤد کا ساز رکھ دیا گیا ہو۔

اب آیئے حلیئے کی طرف! آپ نے کہا جینز زدہ نوجوان یا اسلامی حلیہ، افسوس صد افسوس، ہم نے معاشرت اور مذہب کو آپس میں کیسے گڈمڈ کر دیا ہے، لباس کا تعلق معاشرت سے ہے مذہب سے بالکل نہیں، یہ کیسے ممکن ہے، کہ ایسا دین جو بقول ہمارے ساری کائنات اور تمام زمانوں کے لیے اتارا گیا، وہ لباس کے لیے کسی ایک یونیفارم پر اصرار کرے؟

پر ہم اتنے معصوم ہیں کہ الاسکا کے (Alaska) کے برفیلے میدانوں میں یا نیوزلینڈ

(NewsLand) کے منجمد پہاڑوں میں بھی اگر کوئی اسلام قبول کرے تو ہم اُس سے کہیں گے، کہ اسلام کی تعلیمات تو ہوتی رہیں گی، پہلے شلوار پہنو اور اُسے ٹخنوں سے اُوپر رکھو، اور یہی رویا ہمارا داڑھی کے سلسلہ میں بھی ہے۔ **مصنوعی وکیل:** لیکن مولانا داڑھی تو آپ نے بھی اتنی لمبی رکھی ہوئی ہے؟ **مصنوعی ملا:** الحمدللہ مگر اپنی مرضی سے رکھی ہے دین نے فرض نہیں کی مجھ پر، دین میں داڑھی ہے داڑھی میں دین نہیں ہے۔ **عامی شخص:** سنت موکدہ ہے رسول اللہ کی تھی، جو عاشق رسول ہے وہی داڑھی رکھتے ہیں۔ **مصنوعی ملا:** بالکل درست فرمایا آپ نے لیکن داڑھی عشق کا آغاز نہیں انتہا ہے بیٹے، عشق جب انتہا کو چھوتا ہے تو عاشق کا جی چاہتا ہے کہ وہ بھی دیکھنے میں اپنے محبوب جیسا بن جائے، کیا خوب کہا ہے کسی پنجابی صوفی شاعر نے، سیوں نی مینوں رانجھا آکھو ہیر نہ آکھو کوئی، کہیں ہم غلطی تو نہیں کر رہے ہیں کہ عاشق کا پہلا قدم عشق کی آخری سیڑھی پر رکھوا رہے ہیں، کیا وجہ ہے بیٹے کہ اتنی لمبی لمبی داڑھیوں والے تین تین حج کیے ہوئے حاجی صاحبان اسمبلنگ کرتے یا جھوٹ بولتے ہم نظر آتے ہیں وجہ یہ ہے کہ مجھ جیسے ناسمجھ عالم سارا زور داڑھی رکھنے اور شلوار پہننے پر ہی دیتے ہیں، کہیں ہم عاشق رسول کی بجائے عاشق ابوجہل تو پیدا نہیں کر رہے ہیں کیونکہ داڑھی تو ابوجہل کی بھی تھی، لباس بھی وہی تھا جو رسول اللہ زیب تن فرماتے تھے، ترتیب الٹی ہے بیٹے، پہلے ظاہر نہیں پہلے باطن کو ٹھیک کرو، اندر آگ لگاؤ باہر خود بخود آئے گی، ورنہ یہی ہوگا کہ لوگ حرام کی کمائی جیب میں ڈالے حلال گوشت کی دکان ڈھونڈتے پھر رہیں ہونگے۔ اسلام یا میوزک، اور اسلام یا پتلون میں سے "یا" نکال دو، یہ مت بھولو کہ اس ملک میں اسلام کی سب سے زیادہ خدمت ایسے دو آدمیوں نے کی ہے جن کی داڑھی بھی نہیں تھی اور جو کوٹ پتلون پہنا کرتے تھے، محمد علی جناح اور علامہ اقبال۔ آج تم بڑے فخر کے ساتھ اِن دونوں کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہو۔ (عدالتی کارروائی ختم)

یہ تھی وہ تحریر جو کہ (ایک مصنوعی عدالت بنا کر) یورپی طرز زندگی پر چلنے اور اس کی ترغیب دلانے کے لیے حدیثوں کا مفہوم اپنی طرف سے گھڑا گیا تا کہ واجبات اور محرمات میں لچک پیدا کر دی جائے اور اسلامی معاشرے کو مختلف قسم کی غیر اخلاقی وجنسی بیماریوں میں مبتلا رکھا جائے تا کہ اس معاشرے کو بآسانی مغلوب کیا جاسکے۔

گذشتہ عدالتی تحریر کو پڑھنے سے کسی بھی عامی مسلمان کے ذہن میں مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہو سکتے ہیں، جن کا رَدّ وہ خود ہی مذکورہ بیان کردہ دلائل و براہین کی روشنی میں کر سکتا ہے۔

عدالتی کارروائی سے اخذ ہونے والے سوالات:

☆ موسیقی کے حق میں اگر ایک انبار موجود تھا تو شریعت محمدیہ کی بجائے حضرت داؤد علیہ السلام سے دلیل کیوں دی گئی؟

☆ علاوہ ازیں تحریف شدہ زبور میں انبیاء کو شرابی وزانی کہا گیا ہے تو کیا یہ کام کرنا بھی صحیح اور درست ہے؟

☆ ''موسیقی کے جواز میں حضرت داؤد علیہ السلام کی حمد وثنا جو کہ بقول اِن کے آلات ساز کیساتھ کرتے تھے'' تو کیا آج بھی حمد وثناء اور قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت آلاتِ ساز اور سروں کا اہتمام کرنا صحیح ہے؟

☆ موسیقی فیسٹول، محفل موسیقی، مخلوط مجالس، مَردوں کا گانا اور احاطہ تحریر میں نہ آنے والے اشعار وغیرہ کا استدلال حضرت عائشہؓ والی روایت سے درست ہیں؟

☆ ''انصار موسیقی کے بہت ہی رسیا ہوتے ہیں''۔ یہ الفاظ کس روایت کے ہیں؟

☆ حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ کی روایت کا مفہوم سلف صالحین کے منہج سے مبرا ہو کر کرنا کیسا ہے؟ جبکہ اس حدیث کی وضاحت دوسری حدیث سے بھی بخوبی ہو جاتی ہے۔

☆ ''لباس کا تعلق معاشرت سے ہے مذہب سے نہیں''۔ بڑی مضحکہ خیز بات ہے!

☆ ''یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ایسا دین جو بقول ہمارے ساری کائنات اور تمام زمانوں کے لیے اتارا گیا وہ لباس کے لیے کسی ایک یونیفارم پر اصرار کرے''۔ بہت ہی خوب! یعنی دین اسلام لوگوں کی پسند کا ہونا چاہیے، اور اسلام لوگوں کا تابع ہو، نہ کہ لوگ اسلام کے تابع ہوں!

☆ ''پر ہم اتنے معصوم کہ الاسکا کے برفیلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر کوئی اسلام قبول کرے تو ہم اس سے کہیں گے کہ اسلام کی تعلیمات تو ہوتی رہیں گی، پہلے شلوار پہنو اور اُسے ٹخنوں سے اوپر رکھو،

اور یہی سلسلہ ہمارا داڑھی کے سلسلہ میں بھی ہے''۔ تعجب ہے کہ مصنوعی ملا شلوار کو ٹخنوں سے اوپر رکھنے اور داڑھی رکھنے کی تعلیمات کو اسلامی تعلیمات سے خارج کر رہے ہیں!

''دین میں داڑھی ہے داڑھی میں دین نہیں ہے''یعنی ہر دین دار داڑھی والا ہے لیکن ہر داڑھی والا دین دار نہیں ہے۔ کیا خوب فرمایا مصنوعی ملا نے، غفلت میں ہی حدیث کی تائید کر دی!

''داڑھی سنت موکدہ ہے، رسول اللہ کی تھی، جو عاشق رسول ہے وہی داڑھی رکھتے ہیں۔ مصنوعی ملا: بالکل درست فرمایا آپ نے، لیکن داڑھی عشق کا آغاز نہیں انتہا ہے'' عرض یہ ہے کہ اسلام وہی قبول کرتا ہے جو آپ علیہ السلام کی محبت میں اندھا ہو کر ایک عظیم عاشق بن جاتا ہے اور جب وہ اسلام لاتا ہے تو وہ ایک عاشق کی ہی صورت اختیار کیئے ہوتا ہے، تو یہ سوال کیسے پیدا ہو گیا کہ داڑھی عشق کی آخری منزل ہے۔ حالانکہ عشق کی انتہا پر تو اس نے اسلام قبول کیا؟

''کہیں ہم عاشق رسول کی بجائے عاشق ابو جہل تو پیدا نہیں کر رہے ہیں کیونکہ داڑھی تو ابو جہل کی بھی تھی''۔ سنت رسول ﷺ کے متعلق ایسے غلیظ الفاظ تو کوئی احمق ہی اپنے منہ سے نکال سکتا ہے کہ جو ابو جہل اور نبی مکرم ﷺ کی داڑھی کو یکساں کر رہا ہے!

اسلام یا میوزک، اسلام یا پتلون میں سے ''یا'' نکال دو''۔ مصنوعی ملا کا یہ جملہ قابل جرح اور جرأت طاغوتی ہے، جو سراسر اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اسلام کا اصل چہرہ مسخ کر دیا جائے اور اسے ایک قابل مذمت دین بنا کر لوگوں کو اس سے متنفر کر دیا جائے۔

دلیل وہی قابل اعتبار ہوتی ہے جو قرآن وسنت کے موافق ہو اور اس کے علاوہ کسی بھی شخصیت کو جن کا عمل قرآن وسنت کے برعکس ہو اُسے تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ہمارے رہبر و رہنما صرف اور صرف سید الأنبیا جناب محمد ﷺ ہیں، جو قیامت کے دن ہم سب کی شفاعت کریں گے، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اپنے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائے اور علم نافع عطا کرے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆